جن میں مبسوط بھی ہیں، متوسط بھی اور مختصر بھی۔ حضور کی زندگی کے قریب قریب تمام چھوٹے اور بڑے واقعات روشنی میں آچکے ہیں لیکن فلسفۂ تاریخ کے نقطۂ نظر سے ابھی تک بہت کم لکھا گیا ہے۔ مسٹر درانی لائق مبارکباد ہیں کہ انہوں نے اس تشنہ مضمون کی طرف توجہ کی۔ اگرچہ یہ مضمون ایسا ہے جس پر بہت شرح و بسط کے ساتھ لکھنے کی ضرورت ہے، اور اس میں تحقیق کے اتنے گوشے ہیں کہ ایک مختصر کتاب ان پر مشکل ہی سے حاوی ہو سکتی ہے، لیکن درانی صاحب نے جو کچھ بھی لکھا ہے خوب لکھا ہے، اور ایسے موثر انداز بیان میں لکھا ہے جو مہذب دماغوں کو اپیل کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

بعض مقامات پر مصنف نے ایسے خیالات کا اظہار بھی کیا ہے جن سے اتفاق کرنا ہمارے لیے مشکل ہے مثلاً ان کا عرب جاہلیت کی برائیوں کو خفیف اور ان کی خوبیوں کو گراں قدر ثابت کرنا ہماری رائے میں بُری حد تک غیر متوازن ہے۔ اس کوشش میں انہوں نے شرک اور انکار آخرت جیسی چیزوں کو تمدنی معائب کے مقابلہ میں خفیف تر قرار دے دیا ہے، حالانکہ اسلامی نقطۂ نظر سے یہی دونوں تمام برائیوں کی جڑ ہیں، اور ان سے انسان کے صرف مذہبی اعتقادات ہی میں خرابی نہیں آتی بلکہ پوری انسانی تہذیب بحیثیت مجموعی فاسد ہو کر رہ جاتی ہے۔ بلاشبہ مصنف کا یہ خیال بالکل صحیح ہے کہ عربی قوم میں بہت سی فطری خوبیاں ایسی تھیں جن کی بنا پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے لیے یہی قوم سب سے زیادہ موزوں تھی لیکن اس نظریہ کو ثابت کرنے کے لیے اس قوم کی برائیوں کو ہلکا کرنے کی کوئی خاص ضرورت نہ تھی خصوصیت کے ساتھ یہ چیز اس لئے کھٹکتی ہے کہ اس بحث میں مصنف کے خیالات متعدد مقامات پر اسلام کے بنیادی اصولوں اور تعلیم قرآنی کے محکمات سے ٹکرا گئے ہیں۔

The Last Prophet	تالیف جناب فضل کریم خاں صاحب درانی ضخامت ۱۲۸ صفحات قیمت ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ: دفتر اخبار ترجمہ، ریلوے روڈ، لاہور۔

فاضل مصنف نے اس کتاب میں بہترین عقلی طریق استدلال سے ثابت کیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خدا کے آخری رسول ہیں، ان کی تعلیم تمام نوعِ انسانی کے لیے اور ہمیشہ کے لیے کافی ہے، اور یہ کہ ان کے بعد دنیا کو کسی نبی کی ضرورت نہیں۔

بحث کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے کہ تقریباً تمام مذاہب کے بانیوں نے اپنے بعد کسی نہ کسی نبی یا اوتار یا بدھا کے آنے کی خبر دی ہے قریب قریب سب ہی نے اعتراف کیا (کسی نے صریح الفاظ میں اور کسی نے اپنی پیشین گوئی کے نتیجہ کے طور پر) کہ ابھی صداقت پوری طرح ظاہر نہیں ہوئی، دین ابھی مکمل نہیں ہوا، دوسرے معلم یا معلموں کی ابھی ضرورت باقی ہے۔ بانیانِ مذاہب کے پورے گروہ میں صرف ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایسے ہیں جنہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ میں خدا کا آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے، میرے ذریعہ سے دین مکمل ہو گیا اور صداقت پوری طرح ظاہر ہو گئی۔ یہ دعویٰ قرآن کی صرف ایک آیت میں نہیں ہے۔ بکثرت آیات اس پر دلالت کرتی ہیں، بلکہ پورے قرآن کو پڑھنے سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس کتاب کا نازل کرنے والا جو کچھ کہہ رہا ہے اس ارادہ کے ساتھ کہہ رہا ہے کہ وہ اس کو انسان کے لیے آخری ہدایت نامہ بنانا چاہتا ہے۔ مزید براں قرآن کے مطالعہ سے یہ نقش بھی دل پر ثبت ہو جاتا ہے کہ محمد صلعم کا تصور کسی حد میں مقید نہیں، ساری کائنات پر پھیلتا ہے، ازل سے ابد تک پہونچتا ہے، اتھاہ ہے، لامحدود ہے۔ جو نبوت ایسے وسیع تصور اور ایسی غیر متناہی نظر کی حامل ہو عقل باور نہیں کر سکتی کہ وہ اپنے مشن کو کسی محدود مکان یا زمان میں مقید رکھے گی۔

اس کے بعد مصنف نے ختمِ نبوت کا عقلی ثبوت پیش کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جو مذہب دائمی اور عالمگیر ہونے کا مدعی ہو اس کو ایسی بنیادوں پر قائم ہونا چاہیے جو قوانینِ طبعی کی طرح اٹل ہوں، جن کی صداقت کو ہر زمانہ میں جانچا جا سکتا ہو، جو خود اپنے اندر اپنی حقانیت کا ثبوت رکھتی ہوں۔ اس کا مدار ایسی چیزوں پر نہ ہونا چاہیے جو بجائے خود ثبوت کی محتاج ہوں یا جن کا غلط ہونا انسانی علم کی ترقی کے ساتھ کبھی نہ کبھی واضح ہو جائے، یا جن کی واقعیت زیادہ سے زیادہ ایک خاص زمانہ تک ثابت رہے اور آگے چل کر

مشتبہ ہو جائے۔ اس قاعدۂ کلیہ کو واضح کرنے کے بعد مصنف نے یہ ثابت کیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس دین کو پیش کر رہے ہیں اس کی صداقت کا مدار معجزات اور خوارق عادت پر نہیں ہے بلکہ ایسے حقائق پر ہے جن کے شواہد اور دلائل ہر زمانہ میں موجود ہیں، کائنات میں ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں، ہر انسان خود اپنے نفس میں ان کو دیکھ سکتا ہے۔ قرآن بجائے خود اپنی صداقت کا ثبوت ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا پورا تاریخی ریکارڈ ان کی صداقت پر گواہ ہے، اسلامی قانون کی ہمہ گیری، اس کی فطریت اور کاملیت آپ اپنی حقانیت پر شاہد ہے۔ لہٰذا جو مذہب ایسی بنیادوں پر قائم ہو وہ کسی زمانہ اور انسانی ترقی کے کسی درجہ میں بھی مضمحل نہیں ہو سکتا۔ اس کے لیے زوال ہی نہیں ہے کہ اس کے بعد کسی اور دین کی ضرورت پیش آئے۔ اس میں باطل کو راہ ہی نہیں ملتی کہ اس کو مٹانے کے لیے حق کے دوبارہ آنے کی حاجت ہو۔

آخری سوال جو زمانۂ حال کے دماغوں میں سب سے زیادہ خلجان پیدا کرتا ہے یہ ہے کہ ختم نبوت کا عقیدہ، ارتقا کے فطری قانون سے ٹکراتا تو نہیں؟ جدید زمانہ کا آدمی پوچھتا ہے کہ ایک خاص زمانہ کی ہدایت تمام زمانوں کے لیے کیونکر کافی ہو سکتی ہے؟ کیا ختم نبوت کے یہ معنی نہیں کہ انسان کے لیے ترقی کا دروازہ بند ہو گیا اور اب وہ اسی ساتویں صدی عیسوی کے دائرے میں مقید ہے؟ کیا انسان کے ذہنی نشوو ارتقاء اور امتداد زمانہ کے ساتھ بدلتے رہنے والے حالات کے لیے اس کی ضرورت نہیں کہ ہر دور میں اس کی ضروریات کے لیے نئی ہدایت آئے؟ مصنف نے اس سوال کو بڑی خوبی کے ساتھ حل کیا ہے اور نہایت محکم استدلال سے ثابت کر دیا ہے کہ ختم نبوت اور حقیقت ارتقاء میں دراصل کوئی تعارض نہیں۔ ارتقاء میں مانع ہونا تو درکنار، یہ چیز تو اس کے لیے الٹی معاون ہے، اور واقعہ یہ ہے کہ اگر سلسلۂ نبوت جاری رہتا تو انسان کے عقلی اور اخلاقی ارتقاء میں مزاحم ہو جاتا۔

پوری کتاب باوجود مختصر ہونے کے نہایت اہم مباحث پر مشتمل ہے اور اس کے مفید ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ مگر ایک بحث ایسی ہے جس سے ہم اختلاف کرنے پر مجبور ہیں۔ مصنف نے جس باب میں معجزات

پر کلام کیا ہے وہاں ان کا مدعا ثابت کرنے کے لیے یہ بات بالکل کافی تھی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت عقلی اور فطری دلائل اور دائم الثبوت حقائق پر مبنی تھی، اور معجزات پر اس کا مدار نہیں رکھا گیا تھا لیکن انہوں نے اپنے خطِ مستقیم سے ہٹ کر بلا ضرورت یہ بحث چھیڑ دی کہ معجزات فی الواقع پیش ہی نہیں آئے، اور ان کی قطعیت تسلیم کرنا سرے سے غلط ہے، اور قرآن میں کہیں ان کا ذکر نہیں۔ اس سلسلہ میں جو کچھ انہوں نے لکھا ہے ہم نے اس کو بہت غور سے دیکھا، ہمارا خیال یہ ہے کہ انہوں نے اس مسئلہ پر کافی تدبر نہیں کیا ورنہ اس قدر غلط فہمیاں پیش نہ آتیں۔ اگر کبھی موقع ملا تو ہم تفصیل کے ساتھ اپنے وہ دلائل بیان کریں گے جن کی بنا پر ہم ان کی رائے کو نادرست سمجھتے ہیں۔

Geographical History of the Holy Quran یہ کتاب مولنا سید سلیمان ندوی کی مشہور کتاب ارض القرآن کا ترجمہ ہے جو مولوی سید مظفر الدین صاحب ندوی، پروفیسر اسلامیہ کالج کلکتہ کے قلم سے نکلا ہے

ہمارے پیش نظر اس کی صرف پہلی جلد ہے۔ دو جلدیں ابھی باقی ہیں جو غالباً شائع نہیں ہوئیں۔ مترجم نے ارض القرآن کے محض ترجمہ پر اکتفا نہیں کی ہے بلکہ خود بھی تحقیقات کرکے اس پر کافی اضافہ کیا ہے۔ انگریزی زبان میں ایسی ایک کتاب کی سخت ضرورت تھی، کیونکہ قرآن کے تاریخی جغرافیہ پر اس زبان میں کوئی کتاب اب تک موجود نہ تھی، اور انگریزی پڑھنے والی دنیا کو یہ باور کرایا گیا تھا کہ قرآن میں جن ملکوں اور قوموں کا ذکر ہے ان کی کوئی تاریخی اور جغرافی اصلیت نہیں۔

شائع شدہ جلد کی قیمت پانچ روپیہ ہے۔ ملنے کا پتہ: دی گریٹ ایسٹرن لائبریری۔ ۱۵ے کالج اسکویر کلکتہ۔